السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ذمی کے ساتھ تعلقات رکھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ ہم ان کے ساتھ معمول کے تعلقات رکھ سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک مسلمان کے ذمی کے ساتھ تعلقات رکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کے بارے میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں پورا کیا جائے ۔ اس کی دلیل متعدد آیات واحادیث ہیں جن میں سے اہل ذمہ سے کیا ہوا عہد پورا کرنے اور ان سے عدل وانصاف سے مبنی رویہ رکھنے کا حکم ہے ۔ ارشاد ربانی ہے :

﴿لَا يَنْهَىٰكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَـٰتِلُوكُمْ فِى الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَـٰرِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوٓا۟ إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ (الممتحنة ۶۰/ ۸)

''جن لوگوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اللہ تعالیٰ تمہیں ان کیساتھ نیکی اور انصاف (کا سلوک) کرنے سے نہیں روکتا ۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے ۔''

عام حالات میں ذمی کے ساتھ نرمی اور احسان کرنا چاہئے ۔ صرف ان کاموں سے پرہیز کرنا چاہئے جن سے شریعت نے منع کیا ہے، مثلاً اسے سلام کہنے میں پہل نہ کی جائے، اس سے مسلمان عورت کا نکاح نہ کیا جائے ۔ مسلمان کے ترکہ میں سے اسے حصہ نہ دیا جائے اور اس طرح کے دوسرے امور جن کے بارے میں صراحت سے ممانعت وارد ہے، ان سے پرہیز کیا جائے ۔ تفصیل کے لئے علامہ ابن قیم الجوزیہ ' کی کتاب ''احکام اھل الذمة'' اور دوسرے علماء کی کتابوں کا مطالعہ کریں ۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

(اللجنة الدائمة ۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۶۵۴۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم - صفحہ 68

محدث فتویٰ